حافظ محمد ظہور الحق ظہور

نزولِ رحمتِ یزداں کا دن ہے عید کا دن!

وصال دوست کا پیغام لے کے عید آئی
مسرتوں سے بھرا جام لے کے عید آئی
رضائے حق کی طلب میں جو روزہ دار رہے
انہیں کے واسطے انعام لے کے عید آئی
نزول رحمتِ یزداں کا دن ہے عید کا دن
قبول طاعتِ انساں کا دن ہے عید کا دن
دعا کا، ذکر کا، ایثار کا، سخاوت کا
کرم کا، لطف کا، احساں کا دن ہے عید کا دن
یہ اتفاق و محبت کا، پیار کا دن ہے
خزاں کو بھولئے، ذکر بہار کا دن ہے
جبینِ شوق، زمینِ نیاز پر رکھ کر
حدیثِ نعمت پروردگار کا دن ہے
ہے عید اس کی جو رکھتا ہو دل میں خوف خدا
ہے عید اس کی جو مصروفِ یادِ یار رہا
ہے عید اس کی گناہوں سے جس نے توبہ کی
ہے عید اس کی جو دربارِ کبریا میں جھکا
اسیرِ پنجۂ افلاس کو چھڑانا ہے
گرے ہوؤں کو اٹھا کر گلے لگانا ہے
نشانِ بغض و عداوت مٹا کے آج کے دن
دلوں کو مرکزِ مہرو وفا بنانا ہے
فلک پر شمس و قمر کا نظام ہے جب تک
زمیں پہ طیبہ و بیت الحرام ہے جب تک
ظہور! عید مبارک ہو اہل ایماں کو
غذائے روح، محمد☆ کا نام ہے جب تک

☆ صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

قرض لے کر دوستوں سے بھول جاتے ہیں بہت

جھومتے ہیں ناچتے ہیں گیت گاتے ہیں بہت
غم چھپانے کے لئے ہم مسکراتے ہیں بہت
ہے ازل سے ہم کو لاحق یہ مرض نسیان کا
قرض لے کر دوستوں سے بھول جاتے ہیں بہت
اجنبی گلیوں میں پھرتے ہیں برہنہ سر، مگر!
اپنے گھر میں ہر کسی سے منہ چھپاتے ہیں بہت
ان کی حالِ زار پر ہر گز نہیں ہوتی نظر
جو سنہری دور کی باتیں سناتے ہیں بہت
اپنے گھر میں ہم کو اکثر بھوک لگتی ہی نہیں
دوستوں کے ہاں جو دعوت ہو تو کھاتے ہیں بہت
دل کے میلے پن کا تائب کس طرح پائیں سراغ
چاند چہرے رات کو بھی جگمگاتے ہیں بہت